8 مالی بازار کا انفرااسٹرکچر

پاکستان میں نظام ادائیگی سے مالی بازار کے انفرااسٹرکچر (ایف ایم آئی) کا ایک بڑا حصہ تشکیل پاتا ہے، کیونکہ یہ مستحکم ذرائع سے بھاری مالیت اور خردہ لین دین کے امور سرانجام دیتا ہے۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران پاکستان ریئل ٹائم انٹربینک سیٹلمنٹ سسٹم (پرزم) کی جانب سے تمسکات کے بڑے پیمانے پر تصفیے کے باعث قدر اور حجم کے تناظر میں خاطر خواہ اضافہ دیکھا گیا۔ گزشتہ برسوں کے مقابلے میں کاغذی اور برقی لین دین (ای ٹرانزیکشن) کی بدولت خردہ ادائیگیوں میں مستقل نمو دیکھی گئی۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے قومی نظامِ ادائیگی میں ابھرنے والی مشکلات اور طلب کے تقاضوں کے پیش نظر ترقیاتی و ضوابطی سمیت متعدد اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

ایف ایم آئی میں مختلف اقسام کے ادارے شامل ہیں...

پاکستان میں ایف ایم آئی (مالی بازار کا انفرااسٹرکچر) کا مؤثر اور تسلی بخش انفرااسٹرکچر موجود ہے، جو کہ مختلف اداروں اور علاقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان کی ایف ایم آئی بڑی حد تک اہم منظم ادائیگیوں کے نظاموں پر مشتمل ہے، جس میں کاغذی اور برقی لین دین کے تحت پرزم اور خردہ لین دین کے ذریعے بڑی مالیت کے لین دین کے امور انجام دیے جاتے ہیں۔ ادائیگیوں کے نظاموں کے ساتھ ڈپازٹری اور کلیئرنگ کمپنیاں بھی ایف ایم آئی کا کلیدی مظہر ہیں، جو کہ محفوظ اور منظم طریقے سے لین دین سرانجام دینے کے لیے مالی انفرااسٹرکچر کے بازار کے فریقوں کو مؤثر اور مستعد پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں۔

ایف ایم آئیز زری اور تمسکاتی بہاؤ کے ساتھ مالی اداروں میں کلیئرنس اور لین دین کی چکتائی کے ضمن میں بھی مرکزی حیثیت کے حامل ہیں۔ بینک برائے بین الاقوامی تصفیہ (بی آئی ایس) کے مطابق[175] ایف ایم آئی لازمی طور پر ادائیگی کے نظاموں[176] کا احاطہ کرتا ہے، جن میں سینٹرل سیکورٹیز ڈپازٹریز (سی ایس ڈیز)[177]، تمسکات کی چکتائی کا نظام (ایس ایس ایسز)[178]، سینٹرل کاؤنٹر پارٹیز (سی سی پیز)[179] اور ٹریڈ ڈپازیٹریز (ٹی آرز)[180] شامل ہیں۔ ایف ایم آئی کے طریقہ کار کا مفصل جائزہ اس باب کے آخر میں ضمیمہ الف میں درج ہے۔

بینک دولت پاکستان بروقت اور خام بنیادوں میں پرزم کے ذریعے حکومتی تمسکات کے تصفیے کے نظام کی انتظام کاری کرتا ہے، جو کہ محفوظ، کم قیمت اور آسان حل ہے۔ حکومتی تمسکات کی ادائیگی، فراہمی بمقابلہ ادائیگی (ڈی وی پی) ماڈل کا استعمال کرکے کی جاتی ہے۔ اضافی طور پر اسٹیٹ بینک، کھاتوں میں شامل تمسکات کے لیے بنیادی سینٹرل سیکورٹیز ڈپازٹریز کے طور پر کام کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک ریپو سمیت ثانوی بازار کے ذیلی لین دین کے اجرا اور ریکارڈ رکھنے کا کام بھی سرانجام دیتا ہے۔ حکومتی تمسکات میں ٹریژری بلز (ٹی بلز)، (کمرشل بینکوں کو جاری ہونے والے) مارکیٹ ٹی بلز، بازار سے متعلق ٹی بلز، (حکومت کی اسٹیٹ بینک سے براہ راست قرض گیری)، حکومت پاکستان اجارہ صکوک بانڈز اور پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز شامل ہیں۔ جنوری 2010ء میں اسٹیٹ بینک نے ثانوی بازار میں حکومتی تمسکات کی ذیلی تجارت کو موثر بنانے کے لیے بانڈز کی تجارت کا برقی پلیٹ (ای بی این ڈی) فارم متعارف کرایا۔ یہ ایک مرکزی پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے، جس کے ذریعے سرمایہ کار آسانی بازار کے تمسکات تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں، جو کہ مارکیٹ ٹریژری بلز، بانڈز اور اجارہ صکوک بانڈز پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ای بی این ڈی حکومت واپس لینے اور حکومتی تمسکات میں قیمتوں کے تعین کو بہتر بنانے اور ان کی سیالیت بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ مزید برآں، یافت اور لین دین سے متعلق بروقت معلومات کی دستیابی تمام سرمایہ کاروں اور کارپوریٹ اجرا کرنے والوں کے لیے فائدہ مند ہے، کیونکہ اس سے آنے والے کارپوریٹ بانڈز یا فنڈنگ کی ضروریات کا نشانیہ متعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس نظام سے غیر ملکی سرمایہ کاروں کو ملک بھر کے مالی بازاروں میں رسائی کا ایک اضافی راستہ ملتا ہے۔

---

175 کمیٹی برائے ادائیگی نظامِ چکتائی، (2012)۔ "مالی بازار کے انفرااسٹرکچر کیلئے اصول"، بینک برائے بین الاقوامی تصفیہ۔

176 نظامِ ادائیگی دو یا دو سے زائد فریقوں کے درمیان رقوم کی منتقلی کے قواعد و ضوابط و آلات کا مجموعہ ہوتا ہے، اس عمل کی انتظام کاری میں شریک فریقین اور ادارے نظام میں شامل ہوتے ہیں۔

177 مرکزی تمسکاتی ڈپازیٹری، تمسکاتی کھاتے، مرکزی تحفظاتی خدمات اور خدمات برائے اثاثہ جات کی سہولتیں فراہم کرتی ہے، جس میں کارپوریٹ اقدامات کی انتظام کاری اور انفکاک شامل ہوسکتے ہیں۔ مرکزی تمسکاتی ڈپازیٹری تمسکات کی سالمیت یقینی بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

178 نظام برائے تصفیۂ تمسکات، تمسکات کی منتقلی اور باقاعدہ اندراج کے ذریعے ان کا تصفیہ کرتا ہے، یہ کام پہلے سے طے شدہ کثیر الجہتی قوائد کے مطابق سرانجام دیا جاتا ہے۔

179 مرکزی کاؤنٹر پارٹی ایک یا اس سے زائد مالی بازاروں میں کاؤنٹر پارٹیز کے درمیان معاہدوں کی تجارت میں خود کو شامل کرتی ہے، اور ہر فروخت کنندہ کیلئے خریدار اور ہر خریدار کیلئے فروخت کنندہ بن جاتی ہے، اور اس طرح یہ اوپن معاہدوں کی کارکردگی کو یقینی بناتی ہے۔

180 ٹریڈ ریپازیٹری (ٹی آر) ایک ایسا ادارہ ہوتا ہے جو کہ لین دین کے اعداد و شمار کا مرکزی برقی ریکارڈ (ڈیٹابیس) رکھتا ہے۔ خاص طور پر او ٹی سی ماخوذیات بازار کے حوالے سے ٹی آرز نئے قسم کے ایف ایم آئی کے طور پر ابھر کر سامنے آئے ہیں۔

جہاں تک سرمایہ بازار کا تعلق ہے، ملک میں سینٹرل ڈپازیٹری کمپنی (سی ڈی سی) واحد سیکورٹی ڈپازیٹری کے طور پر کام کرتی ہے۔ سی ڈی سی تمسکات کے ڈپازٹ، انتقال تمسکات، تمسکات کے رہن، رہن کے اجرا، طلبِ رہن، تمسکات کی واپسی اور کارپوریٹ اقدامات جیسے کام کرتی ہے[181]۔ سی ڈی سی ملک کے اسٹاک ایکسچینج میں (ایکویٹی اور بانڈز دونوں میں) ہونے والے برقی (بلاقرطاس) لین دین کے تصفیے کے امور سرانجام دیتی ہے۔30 جون 2015 کو سی ڈی سی نے 117.7 ارب حصص کی انتظام کاری کی، جس میں مرکزی ڈپازیٹری نظام میں منڈی کی کُل سرمایت 4649.6 ارب روپے ہے[182]۔

سی ڈی سی حکومتی تمسکات، بانڈ آٹومیٹڈ ٹریڈنگ سسٹم (بیٹس) کے لیے بھی تصفیۂ تمسکات کے امور انجام دیتی ہے[183] مندرجہ بالا بندوبست کے باعث خردہ لین دین کرنے والوں کو حکومتی تمسکات میں تجارت کرنے کا موقع ملا۔

ایک اور اہم ایف ایم آئی، نیشنل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ (این سی سی پی ایل) ہے، جو کہ مکمل طور پر خودکار اور نظام کے تحت پاکستان اسٹاک ایکسچینج لمیٹڈ (پی سی ایکس) کو قومی کلیئرنگ اور تصفیہ خدمات (این سی ایس ایس) فراہم کرتی ہے[184]۔ این سی ایس ایس ایک مربوط نظام ہے جو کہ طبعی آلات اور دستی دخل اندازی کے بغیر ڈی وی پی کی بنیاد پر تصفیے کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ پی ایس ایکس کے اہم حصے درج ذیل ہیں، جن سے کلیئرنگ اور تصفیے کے مقاصد کے لیے این سی سی پی ایل میں نبرد آزما ہوا جاتا ہے :

- باقاعدہ / نقد بازار
- متفرق بازار
- ماخوذیاتی بازار (مستقبلات اور اسٹاک اشاریے)
- گفت و شنید پر مبنی سودے کا بازار
- قرض بازار
- مارجن نظام تجارت (ایم ٹی ایس)

[181] http://cdcpakistan.com/businesses/central-depository-system/
[182] http://cdcpakistan.com/downloads/
[183] http://cdcpakistan.com/media-center/cdc-to-provide-settlement-services-for-government-securities-traded-on-kses-bond-trading-system/
[184] http://www.nccpl.com.pk/

- مارجن نظام مالکاری (ایم ایف ایس)
- تمسکات کی قرض گیری و گاری (ایس ایل بی)

ملک میں کسی ادارے نے سینٹرل کاؤنٹر پارٹی (سی سی پی) کا کردار نہیں لیا۔ اکثر ممالک میں کلیئرنگ کمپنیاں سی سی پی کے امور سرانجام دیتی ہیں، جس کی وجہ اس ضمن میں ان کا متعلقہ ہونا اور اس کام کی نوعیت ہے۔ پاکستان میں این سی سی پی ایل، سی سی پی کے فرائض سرانجام دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ایسا کرنے کیلئے بنیادی طور پر کئی عوامل بشمول منسلکہ لاگت، خطرہ۔دیوالیہ ہونے کا خطرہ، خطرۂ نظام اور نگرانی امور کی بابت پیش بندی کرنی ہوگی۔

ٹریڈ ریپازیٹری (ٹی آر) ایف ایم آئی کی ابھرتی ہوئی شکل ہے، جو کہ کئی قانونی اور تکنیکی رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہوئے عالمی سطح پر اپنی حیثیت منوانے کیلئے کوشاں ہے[185]۔ مقامی پس منظر میں پست او ٹی سی ماخوذیاتی بازار ملک میں ٹی آر کی تشکیل کیلئے متاثر کن ثابت نہیں ہوا۔

وسیع تناظر میں ایف ایم آئی کریڈٹ بیوروز، اسٹاک ایکسچینجوں اور مرکنٹائل ایکسچینج وغیرہ جیسے مددگار اداروں کا بھی احاطہ کرتی ہے۔ لہٰذا، ایف ایم آئی مالی نظام کی بلاروکاوٹ انتظام کاری کے لیے انتہائی اہم کردار ادا کرتی ہے، اور مالی استحکام اور وسیع تناظر میں اقتصادی نمو کے لیے اپنا کردار کرتی ہے۔

اسی طرح اس میں ایف ایم آئی سے متعلقہ خطرے ہوتے ہیں، اور اگر مناسب انداز میں ان کی انتظام کاری نہ کی جائے تو اس سے مالی بازار میں بتدریج تنگی پیدا ہوسکتی ہے، جو کہ ضابطہ کاروں کے لیے تشویش کا ایک اہم پہلو ہے۔

نظام ادائیگی کی صورت حال...

نظام ادائیگی جو کہ ایف ایم آئی کی نمایاں ترین شکل ہے، یہ زیادہ تر بڑی مالیت کے اور خردہ لین دین پر مشتمل ہوتا ہے، جسے مروجہ مصنوعات اور چینلز کے ذریعے عمل میں لایا جاتا ہے۔ ایک موثر اور مستعد نظام ادائیگی نظام کے فریقوں کی ذمہ داری ہے، اور سامنے آنے والے خطرات اور دشواریوں سے نبرد آزمائی کا متقاضی ہے۔ نظام ادائیگی کا ہموار انداز میں کام کرنا نہ صرف مالی بازاروں کے استحکام کے لیے اہم ہے بلکہ زری پالیسی کے اشاروں کی بلاوقفہ منتقلی کے لیے بھی اہمیت کا حامل ہے۔

[185] https://www.bis.org/ifc/events/ifc_isi_2015/089_heitfield_presentation.pdf

جدول 8.1

نظامِ ادائیگی کے طریقوں کا خاکہ

طریقہ	2013ء		2014ء		2015ء	
	حجم	مالیت	حجم	مالیت	حجم	مالیت
	حجم ہزاروں میں اور مالیت ٹریلین روپوں میں					
پرزم	483.0	134.0	636.0	144.0	809.0	213.0
خردہ ادائیگیاں	718,312.0	140.4	802,020.0	158.0	856,298.0	165.0
کاغذی	357,800.0	109.0	365,219.0	123.0	348,797.0	129.0
برقی لین دین	360,512.0	31.4	436,801.0	35.0	507,501.0	36.0

ماخذ: شعبہ نظامِ ادائیگی، اسٹیٹ بینک

اسٹیٹ بینک نے اپنے وژن 2020 میں ادائیگیوں کے نظاموں کو تذویراتی اہداف میں بنیادی مقصد کے طور پر شامل کر لیا ہے۔ جس کے تحت ملک میں ادائیگی کے نظاموں کو وضع کرنے، انہیں جدت بخشنے، ضابطہ کاری کرنے اور ان کی جدت و استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے مرتکز کاوشیں کرنے کے مقاصد طے کیے گئے۔ ملک میں مؤثر و تسلی بخش اور مستحکم نظام مالکاری وضع کرنے میں معاونت کے ذریعے ایسی کوششیں اسٹیٹ بینک کے وژن 2020 کو تقویت دیں گی۔

شکل 8.1: پرزم میں قدر و حجم کے اعتبار سے اضافہ ظاہر ہے

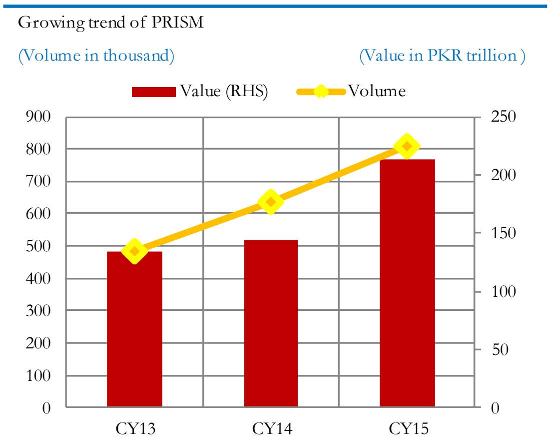

Source: PSD, SBP

اسٹیٹ بینک نے نظامِ ادائیگی کو قابلِ بھروسہ، موثر بنانے اور اس کی سالمیت اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے متفقہ کوششیں کیں۔ ان کوششوں میں فریقین کی جانب سے بازار کی آئی ٹی اور بنیادی بینکاری خدمات میں کی جانیوالی سرمایہ کاری کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔

حالیہ دور میں ادائیگی کے نظام پس منظر سے پیش منظر میں منتقل ہوچکے ہیں۔۔۔

2015ء میں نظامِ ادائیگی کے مختلف حصوں میں نمو دیکھی گئی، جس میں پرزم کے ذریعے بڑی مالیت کے لین دین نے اہم کردار ادا کیا[186]۔ گزشتہ برسوں کی طرح خردہ ادائیگیوں کی نمو میں کم و بیش تسلسل برقرار رہا، (**جدول 8.1**)۔ 2015ء میں کل مالیت کے ادائیگی نظام میں پرزم لین دین کا حجم تقریباً 56.3 فیصد رہا۔

پرزم لین دین میں حجم اور مالیت کے اعتبار سے اضافہ۔۔۔

2015ء میں پرزم میں مالیت کے اعتبار سے قابلِ ذکر اضافہ ہوا، جو کہ 213.0 ٹریلین روپے تک جا پہنچا (**شکل 8.1**)۔ بڑی مالیت کے لین دین میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا، جو کہ بڑی مالیت کے حکومتی تمسکات کے لین دین کی وساطت سے ہوا (1 ہزار 510 کھرب روپے) (**شکل 8.2**)۔

2015ء میں حکومتی تمسکات کی مالیت میں نمایاں اضافے کی بنیادی وجہ اوپن مارکیٹ آپریشنز (او ایم اوز) اور بین البینک برائے تصفیۂ تمسکات میں اضافہ ہے[187]۔

حجم کے اعتبار سے بھی پرزم لین دین میں بتدریج اضافہ ہورہا ہے، (**شکل 8.3**)۔ جہاں تک حجم کا تعلق ہے تو پرزم لین دین میں انٹر بینک فنڈز ٹرانسفر (آئی ایف ٹی) کا بڑا حصہ ہے۔ 2014ء کے مقابلے میں 2015ء میں آئی ایف ٹی لین دین میں 28.8 فیصد اضافہ ہوا۔ تیز تر منتقلی اور باہمی

[186] جولائی 2008 میں پرزم نے بین البینک بازارِ زر کے لین دین کے تصفیے اور بازارِ مبادلہ کے مقامی حصے سے اپنے امور کا آغاز کیا۔ اس وقت سے کئی خدمات بشمول (1) حکومتی تمسکات کا تصفیہ، (2) یک روزہ سیالی سہولت (آئی ایل ایف)، (3) بینک دولت پاکستان کے اندرونی لین دین، (4) بینکوں کے اپنے کھاتوں کی منتقلی اور (5) تصفیہ کرنے والے بینک کے ذریعے اسٹاک ایکسچینج کے رکن کو رسائی۔

[187] پرزم نظام میں تمسکات کا تصفیہ ڈی وی پی ماڈل 1 کے ذریعے ہوتا ہے، جس کی وساطت سے تصفیے کا خطرہ مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔

شکل 8.2: پرزم لین دین میں خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے

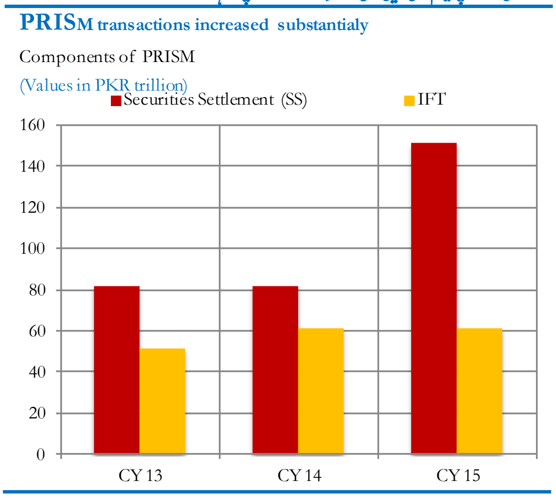

Source: PSD, SBP

شکل 8.3: پرزم لین دین کی تعداد میں اضافے کا رجحان عیاں ہے

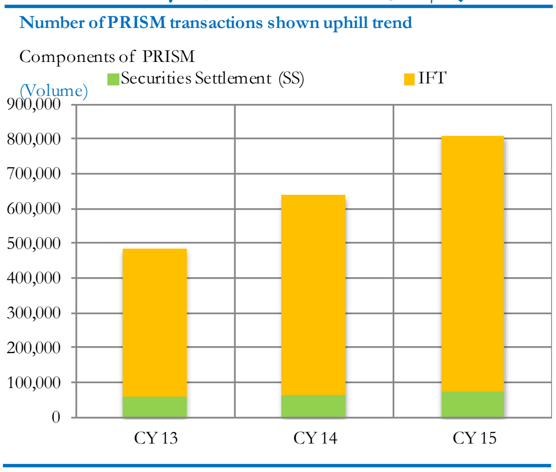

Source: PSD, SBP

تصفیے کے لیے بینکوں کی جانب سے آئی ایف ٹی کو حقیقت پسندانہ بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے پرزم پر اعتماد میں اضافہ کیا گیا۔

2015ء میں تمسکات کی چکتائی کے لین دین میں بھی اضافہ ہوتا رہا، اور گزشتہ برس اس ضمن میں لین دین کی تعداد 69 ہزار 433 ریکارڈ کی گئی۔ تاہم خردہ چیک کے آلات کی کلیئرنگ کا عمل پرزم کی وساطت سے کثیر الفریقی خالص پیچ (ایم این ایس بی) کے ذریعے انجام پایا۔

2015ء میں لین دین کے حجم کے برخلاف آئی ایف ٹی کی لین دین کی مالیت میں 0.5 فیصد کی کمی واقع ہوئی۔ حجم بموازنہ مالیت میں یہ متضاد رجحان ظاہر کرتا ہے کہ بینکوں نے پرزم پلیٹ فارم کو قدرے کم مالیت کے لین دین کے لیے زیادہ تواتر کے ساتھ استعمال کیا (**شکل** 8.2)۔

چونکہ پرزم کے ذریعے لین دین میں مالی چکتائی خام بنیادوں پر حقیقی وقت میں ہوتی ہے، اس خاصیت کے استعمال کنندہ کے لیے درکار ہوتا ہے کہ وہ لین دین کی چکتائی کے وقت فوری سیالیت حاصل کرے۔ عام طور پر آئی ایل ایف بینکوں کو لین دین کے ہموار تصفیے کا موقع فراہم کرتی ہے، اور لمبی قطاروں اور بھیڑ بند جیسی صورتحال سے اجتناب کرتی ہے[188]، تاکہ ایک فریق کی کمیابیاں پورے نظام میں سرائیت نہ کر جائیں، سیالیت کی بہتر انتظام کاری پر عملدرآمد کیلئے کئی تکنیکیں ہیں، جن میں قطار کے نظام، ترجیحی الگورزمز، کئی لین دین کو یکجا کرنے کا بندوبست (مثلاً ہائبرڈ نظاموں میں)، سیالیت امروز کے بندوبست اور تمسکات پر قرض گیری کے نظام شامل ہیں۔

سیالیت کے خطرے کو دور کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک لین دین کے مؤثر تصفیے کی بابت مخصوص سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ مثلاً سیالیت کی کمی کا شکار فرد یا تو اسٹیٹ بینک کے ذریعے (ا) سیالیت امروز کی سہولت (آئی ایل ایف)[189] سے مستفید ہو سکتا ہے یا (ب) جب تک مطلوبہ رقم دستیاب نہ ہو اس وقت تک پرزم کا لین دین قطار میں رکھا جائے۔ سیالیت امروز عام طور پر بینکوں کو لین دین کی مؤثر چکتائی کی اجازت دیتا ہے اور اس سے لمبی قطاروں اور تعطل کے خطرات سے بچنے میں مدد ملتی ہے۔

خردہ ادائیگیوں کے لین دین میں مستقل اضافہ۔۔۔

خردہ لین دین کو عام طور پر صارفین اور کاروباروں کے مابین لین دین قرار دیا جاتا ہے۔ صارفین عام طور پر اشیا و خدمات کی خریداری، بلوں کی ادائیگی، فرد تا فرد ادائیگیاں اور رقم نکالنے جیسے امور میں خردہ ادائیگیوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔ بغور دیکھا جائے تو خردہ لین دین کاغذی اور برقی لین دین پر مشتمل ہوتا ہے۔ 2015 میں لین دین کے کل حجم 1 ہزار 650 کھرب روپے میں سے خردہ لین دین کا حجم 85 کروڑ 60 لاکھ روپے رہا۔ اس طرح گزشتہ برسوں کی طرح اس ضمن میں تسلسل کے ساتھ اضافہ جاری رہا (**شکل** 8.4)۔

188 اگر ایک بینک کو رقوم کی کمی ہو، تو یہ وصول کنندہ بینک کیلئے فنڈز کی کمی پیدا کر دیتا ہے، نظام میں ایسی صورتحال پیدا ہو جانا، جس میں بینکوں کا بڑی مقدار میں لین دین پھنس جائے اسے گرڈلاک کہتے ہیں۔

189 اسٹیٹ بینک کی جانب سے فراہم کردہ آئی ایل ایف کی سہولت حکومت کے منظور شدہ تمسکات کے عوض دی جانے والی مکمل طور پر ضمانت کی حامل سیالی سہولت ہوتی ہے، تاکہ پرزم کا کام بلا رکاوٹ جاری رہے۔

خردہ لین دین میں کاغذی لین دین کے ذریعے کیا جانیوالا لین دین برقی لین

شکل 8.5: چیک کے ذریعے لین دین کاغذی کرنسی کے لین دین پر غالب

Value-wise share of paper-based retail transactions during CY15

(percent)

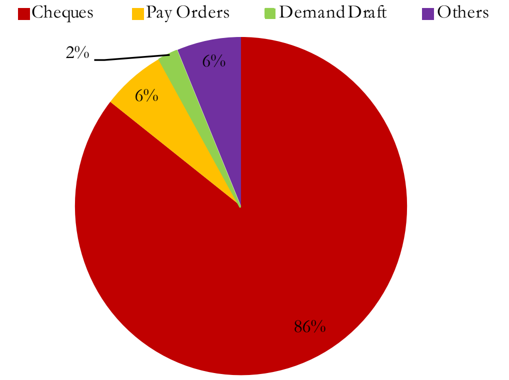

Source: PSD, SBP

دین پر حاوی رہا، خردہ مالیت کے لین دین میں اس کا حصہ 78.1 فیصد رہا۔ برقی لین دین میں بھی اضافہ دیکھنے میں آیا، 2014ء میں اس کا حجم 350 کھرب روپے جبکہ 2015 میں 360 کھرب روپے رہا (**جدول 8.1**)۔

کاغذی لین دین کے غلبے سے ظاہر ہوتا ہے کہ صارفین (گھریلو اور کاروباری) کی مالی ناخواندگی، اعتماد کا فقدان ڈیجیٹل زمرے کی بابت تقسیم اور عادت بن جانے کے باعث ڈیجیٹل چینل کا استعمال محدود اور کم ہے۔

شکل 8.6: مالیت کے اعتبار سے چیک کے ذریعے لین دین سب سے زیادہ ہوا

Volume-wise share of paper-based retail transactions during CY15

(percent)

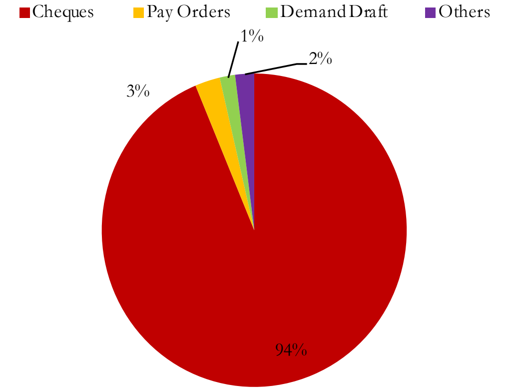

Source: PSD, SBP

شکل 8.4: خردہ تجارت میں سال بسال تسلسل کا رجحان رہا

Retail payment trend

(Volume in million) (Value in PKR trillion)

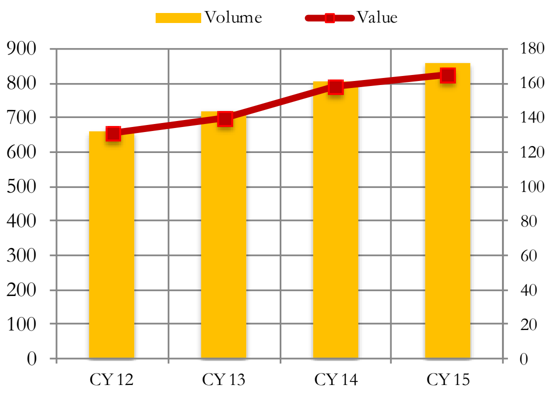

Source: PSD, SBP

کاغذ لین دین میں چیکوں کا حصہ اب بھی زیادہ ہے۔۔۔

تاریخی طور پر خردہ ادائیگیوں کے لیے صارفین نقد کے علاوہ کسی اور ذریعے کے بجائے زیادہ تر چیکس کا استعمال کرتے رہے ہیں۔ کاغذی لین دین کے اعداد و شمار سے انکشاف ہوتا ہے اس میں مالیت کے اعتبار سے چیکس کا حصہ 85.6 فیصد ہے جبکہ حجم کے اعتبار سے اس کا حصہ 93.6 فیصد ہے (**شکل 8.5 اور 8.6**)۔ پے آڈر اور ڈیمانڈ ڈرافٹ جیسے کاغذی لین کا حجم اور مالیت کے اعتبار سے حصہ کم ہے، جو کہ صارفین کی محدود لیکن مخصوص ضروریات کا مظہر ہے۔

2015ء میں حجم کے لحاظ سے نقد کا حصہ چیک کے لین دین سے زیادہ 52.4 فیصد رہا، جبکہ مالیت کے اعتبار سے چیک کی منتقلیوں کے طریقہ کار کو سب سے زیادہ ترجیح دی گئی، چیک سے ہونے والے لین دین میں یہ حصہ 61.4 فیصد رہا (**جدول 8.2**)۔

خردہ ادائیگیوں کے عمومی ڈھانچے میں چیک کے ذریعے ہونے والے لین دین کے ضخیم حجم کو مد نظر رکھا جائے تو چیک جیسے مالی آلے کی بابت جعلسازی کا

جدول 8.2

2015ء میں بذریعہ چیک لین دین

	تعداد (ملین)	رقم (ارب روپے)	حجم میں حصہ (فیصد)	مالیت میں حصہ (فیصد)
نقد	172.0	18,354.0	52.4	16.5
منتقلی	99.0	68,342.0	30.2	61.4
کلیئرنگ	57.0	24,444.0	17.4	22.0
واپسی	0.0	210.0	0.0	0.2

ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، اسٹیٹ بینک

متوازی خطرہ نظر آتا ہے۔ اس اہم پہلو کے تدارک کے لیے 2014ء میں اسٹیٹ بینک نے حفاظتی خصوصیات کی معیاربندی اور چیکس کی خاکہ بندی کے ضمن میں رہنما خطوط جاری کیں ہیں[190]، جس میں چیکس کی طباعت اور اس کی حفاظتی خصوصیات کے حوالے سے کم از کم شرائط تجویز کی گئیں۔ اس اقدام کا مقصد چیک کلیئرنگ کے مجموعی عمل کو تیز کرنے کے "ٹرنکیشن" منصوبے کی معاونت اور جعلسازی پر مبنی سرگرمیوں کو کم سے کم کرنا تھا۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے پے آڈر، ڈیمانڈ ڈرافٹ وغیرہ کے حفاظتی اقدامات اور خاکہ بندی کو معیار کے مطابق کرنے کے لیے اسی طرح کے اقدامات کیے گئے ہیں۔

جدول 8.3

پاکستان میں برقی بینکاری کا جائزہ (30 جون 2015ء)

تفصیل	تعداد
انفرااسٹرکچر	
فی ایک لاکھ آبادی کے لیے آن لائن برانچیں	6
عام برانچیں	622
فی ایک لاکھ آبادی کے لیے اے ٹی ایم	5
انٹر آپریبل سوئچز	2
پوائنٹ آف سیل چلانے والے بینک	6
پوائنٹ آف سیل مشین	41,183
بینکوں کی خدمات	
انٹرنیٹ بینکاری دینے والے بینک	21
موبائل بینکاری دینے والے بینک	16
کال سینٹر اور آئی وی آر بینکاری دینے والے بینک	16
کریڈٹ کارڈ دینے والے بینک	12
ڈیبٹ کارڈ دینے والے بینک	27
پری پیڈ کارڈ دینے والے بینک	9
اے ٹی ایم رکھنے والے بینک	28

ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، اسٹیٹ بینک

صارفین کا اجتماعی رویہ، ٹیکنالوجی اور ضابطہ کاری برقی بینکاری میں اضافہ کررہے ہیں---

اسٹیٹ بینک کی معاونتی کوششوں کی وساطت سے پاکستان کے مالی شعبے میں خاطر خواہ نمو دیکھنے میں آئی، برقی بینکاری کے زمرے میں وسعت پیدا ہوئی، جس کے باعث صارفین کو مالی لین دین کے لیے کاغذی طریقوں کے بغیر تیز تر اور باسہولت طریقے سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا۔ دیگر اور بینکوں کی جانب سے برقی بینکاری کے انفرااسٹرکچر کا حصہ بننے اور ٹیکنالوجی کی پیشکش کرنے ساتھ ہی صارفین میں آگہی بڑھنے سے برقی بینکاری تسلسل کے ساتھ روبہ ترقی ہے۔

شکل 8.7: برقی بینکاری کے لین دین میں مالیت کے اعتبار سے معمولی بہتری ہوئی

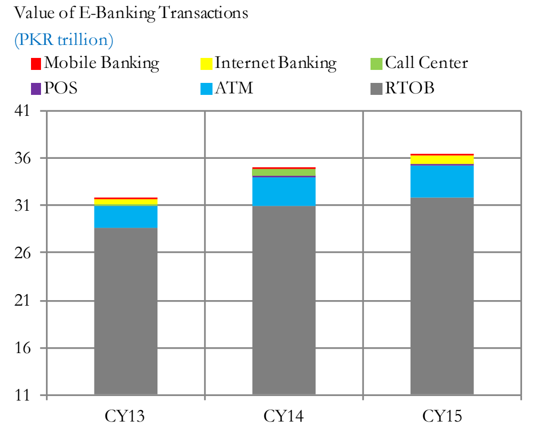

Source: PSD, SBP

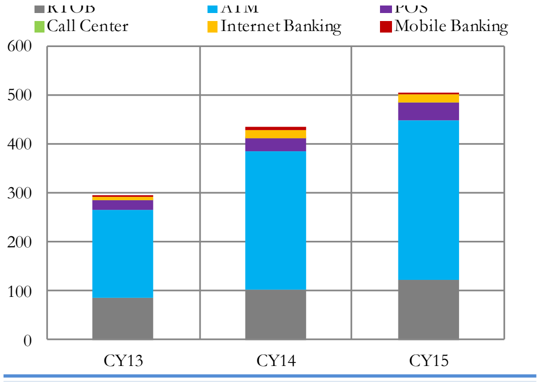

Source: PSD, SBP

حالیہ برسوں برقی بینکاری میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ 2013ء کے مقابلے میں 2015ء میں برقی بینکاری کی مالیت اور حجم میں بالترتیب 14.6 فیصد اور 40.7 فیصد اضافہ ہوا، **(جدول 8.1)**۔ برقی بینکاری کے رجحان میں اضافے کو اس ضمن میں ہمہ گیر انفرااسٹرکچر جیسے اے ٹی ایمز، رئیل ٹائم آن لائن برانچز (آرٹی اوبیز)، کریڈٹ کارڈز اور ڈیبٹ کارڈز وغیرہ **(جدول 8.3)**۔

آرٹی اوبی مالیت کے لحاظ سے برقی بینکاری کا سرفہرست جز---

190 پی ایس ڈی کا 2014 کا مراسلہ نمبر 1، اور سی پی ڈی کا 2014 کا مراسلہ نمبر 1۔

آر ٹی او بی برقی بینکاری میں قدرے بڑی مالیت کے لیکن لین دین کی متبادل رسد کی گزرگاہیں (اے ڈی سی) ہوتی ہیں، جن کا برقی بینکاری میں مالیت کے اعتبار سے حصہ تقریباً 87.6 جبکہ حجم کے اعتبار سے 24.3 فیصد ہے (**شکل 8.7 اور 8.8**) ۔ 1293 برانچوں کے اضافے سے 2015ء کے آخر تک پاکستان میں آن لائن برانچوں کی تعداد 12442 (کل برانچوں کا تقریباً 95.6 فیصد) تک جا پہنچی ہے۔ آر ٹی او بی لین دین میں 795 ارب روپے مالیت کا اضافہ ہوا ہے۔

اے ٹی ایمز کے نفوذ میں بہتری...

اے ٹی ایمز برقی بینکاری کا ایک باسہولت اور استعمال کنندہ کے لیے آسان آلہ ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اے ٹی ایمز کی 24 گھنٹے دستیابی کو یقینی بنانے کی کوشش کی ہے، اس ضمن میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے کم از کم وقت میں اے ٹی ایم کے نفوذ، مستقل نگرانی، مسائل کا حل (جیسے نقدی کا ختم ہوجانا، ہارڈویئر سافٹ/ویئر مسائل، بجلی کا نہ ہونا، رابطہ یا نیٹ ورک کے مسائل) یقینی بنانے کی کوشش کی گئی۔

جدول 8.4

برقی بینکاری کے انفرااسٹرکچر کی صورتحال

	2012ء	2013ء	2014ء	2015ء	نمو
	تعداد				فیصد
اے ٹی ایم	6,232.0	7,684.0	9,018.0	10,736.0	19.1
آن لائن برانچوں کا نیٹ ورک	9,896.0	10,596.0	11,149.0	12,442.0	11.6
پوائنٹ آف سیل	34,724.0	33,734.0	34,945.0	50,072.0	43.3
کریڈٹ کارڈ (ہزار)	1,271.2	1,336.0	1,332.0	1,394.0	4.7
ڈیبٹ کارڈ (ہزار)	18,571.5	20,048.1	23,727.0	26,489.0	11.6
صرف اے ٹی ایم کارڈ (ہزار)	873.8	996.2	935.0	4,861.0	419.9

ماخذ: شعبہ نظام ادائیگی، اسٹیٹ بینک

2015ء میں 19.1 فیصد کے اضافے کے ساتھ اے ٹی ایمز کی مجموعی تعداد 10736 ہوگئی ہے (**جدول 8.4**) ۔ اے ٹی ایمز میں اضافہ کاروبار اور ضوابطی وجوہ کی بنا پر بھی ہوا[191] ۔ حالانکہ اے ٹی ایم کی مجموعی تعداد میں اضافہ ہوا ہے لیکن اوسطاً ایک لاکھ افراد کے لیے 5 اے ٹی ایمز موجود ہے ہیں، تاہم اس ضمن میں اب بھی ہم بین الاقوامی معیار سے خاصا پیچھے ہیں[192]۔

2015ء میں بینکوں کے کل 50 کروڑ 70 لاکھ لین دین میں سے 32 کروڑ 50 لاکھ لین دین اے ٹی ایمز کے ذریعے ہوئے۔ اے ٹی ایمز کے ذریعے ہوانے والے لین دین کی مالیت 34 کھرب روپے تھی جو کہ بینکوں کے کل 360 کھرب روپے کے لین دین کا 9.4 فیصد رہی۔

اے ٹی ایمز کی آپریشنل استعداد کی نگرانی کے لیے ان کا وقفہ خرابی اہم پیمانے کا کردار ادا کرتا ہے۔ گزشتہ سالوں کے مقابلے میں 2015ء میں اے ٹی ایمز کے وقفۂ خرابی میں کمی لائی گئی۔ بالخصوص تہواروں کے دنوں میں اے ٹی ایمز کی فعال دستیابی کے لیے مزید ضوابطی کوششیں کی گئیں اور نگرانی کے طریقے استعمال کیے گئے۔ 2014 کے 10 فیصد اور 14 فیصد کے مقابلے میں اے ٹی ایمز کے وقفۂ خرابی کو بالترتیب دن کے وقت میں 7 فیصد اور رات کے وقت میں 10 فیصد کی سطح تک کم کردیا گیا (**شکل 8.9**)۔

اے ٹی ایمز کے اجرا سے متعلق اعداد و شمار کے مطابق اس زمرے میں (419 فیصد) کا غیر معمولی اضافہ ہوا، اور یہ اس وجہ سے ہوا کیونکہ خردہ مالکاری بینکوں کے اے ٹی ایم کارڈز کو بھی برقی بینکاری کے انفرااسٹرکچر میں شامل کیا گیا تھا۔

---

http://siteresources.worldbank.org/INTTOPACCFINSER/Resources/Bnkoutrch.pdf

191 اسٹیٹ بینک کی ہدایات کے مطابق بینکوں پر یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ وہ ہر نئی برانچ کے ساتھ کم از کم ایک اے ٹی ایم رکھیں، اور دسمبر 2013 سے 5 سال کے اندر ہر برانچ کے ساتھ اے ٹی ایم کھولیں، اس طرح ہر سال 20 فیصد کا خلا پُر کریں۔

192 عالمی بینک کی رپورٹ میں درج تجزیے کے مطابق 26 ممالک میں اوسطاً (50 صدویہ) ہر 17 افراد کیلئے ایک اے ٹی ایم ہے۔

شکل 8.9: اے ٹی ایم کی کارکردگی میں بہتری آئی

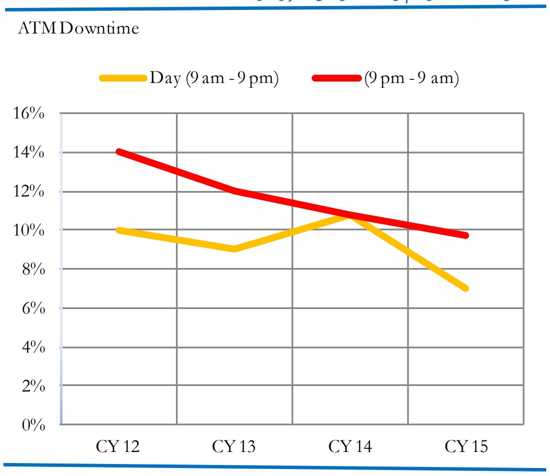

Source: PSD, SBP

شکل 8.10: پوائنٹ آف سیل کی مالیت اور حجم میں اضافہ ہوا

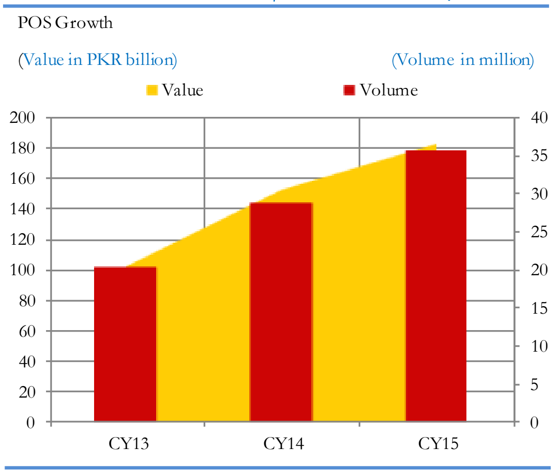

Source: PSD, SBP

دیگر برقی بینکاری ذریعے پوائنٹ آف سیل میں بھی اضافہ ہوا...

جہاں تک شرح نمو کا تعلق ہے تو 2015ء میں دیگر ذرائع کے مقابلے میں پوائنٹ آف سیل (پی او ایس) برقی بینکاری کا اہم ترین ذریعہ رہا، اسکی شرح نمو (43.3 فیصد) رہی۔ صارفین کے بڑھتے ہوئے اعتماد اور پی او ایس کے دستیاب انفرااسٹرکچر کے باعث پی او ایس کے ذریعے لین دین میں اضافہ ہوا۔

شرح نمو سے ہم آہنگی کے باعث 2013 کے مقابلے میں 2015 میں مالیت اور حجم کے اعتبار سے پی او ایس میں بالترتیب 78.4 فیصد اور 76.5 فیصد کا شاندار اضافہ ہوا۔ دیگر برقی بینکاری ذرائع کے تقابل میں پی او ایس کا متناسب حصہ مالیت اور حجم کے تناظر میں غالب نہیں رہا لیکن 2015 میں اس کے حجم (3 کروڑ 50 لاکھ) اور مالیت (182 ارب روپے) میں انفرادی طور پر بہتری آئی (**شکل 8.10**)۔

تاہم، ملک کے نظام بینکاری سے غیر منسلک عوام کی برقی بینکاری کی خدمات تک رسائی کے لیے مزید کوششیں اور سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ اس کے ساتھ بینکوں کی سطح پر برقی بینکاری کے لین دین سے متعلقہ جعلسازی کو کم کرنے کے لیے بینکوں کی سطح پر ثقیف اور محتاط نظامِ انتظام کاری خطرہ وضع کرنے جیسی کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

بلادفتر بینکاری عروج پر ہے---

2008 میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے بلادفتر بینکاری کے ضابطے وضع وجاری کیے گئے، جو کہ اپنی نوعیت میں اولین تھے اور ان کی بنیاد مالی شمولیت کے جذبے پر رکھی گئی تھی ۔ مرکزی بینک نے مخصوص معاشرتی حالات کے باعث ٹیلکو بنیاد پر مبنی خاکے کے بجائے بینک کی بنیاد پر مبنی خاکے کا انتخاب کیا، جس کی بنیادی جزویات ڈپازٹر کے تناظر میں ذمہ داری، صارفین کا تحفظ اور اے ایم ایل / سی ایف ٹی کی پیروی تھا۔

اس بات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہ مالی شمولیت کا تصور معاشرے کے نادار افراد کے گرد گھومتا ہے، اور بینک کی سربراہی میں مرتب شدہ ماڈل صنعتوں کی جانب سے ٹیکنالوجی کی بنیاد پر مرتب کردہ بینکاری سے مماثلت رکھتا ہے۔ اسٹیٹ بینک کے بلادفتر بینکاری کے اقدام کو جلد ہی پذیرائی ملی اور بینک نے اس پر عملدرآمد کے لیے تیزتر اقدامات کیے۔ مذکورہ تجربے کی بابت مستقبل قریب کے 7 برسوں میں ایسا واضح طور پر لگتا ہے کہ اس اقدام نے ہدف بنائے ہوئے صارفین تک رسائی میں مثبت کردار ادا کیا۔

بلادفتر بینکاری میں بینکنگ گروپس کی دلچسپی خالصتاً کاروباری نقطۂ نگاہ سے اس کی نموپذیری کی غماز ہے۔ بلادفتر بینکاری کے کاروبار میں تقریباً 8 فریقین ہیں، جن میں سے 8 کا تعلق 5 اعلیٰ نجی بینکوں سے ہے اور 3 ایم ایف بیز سے تعلق رکھتے ہیں۔

بلا دفتر بینکاری میں بینکوں کی بڑھتی ہوئی شمولیت اس امر کی غماز ہے کہ یہ شعبہ معاشرے کے نادار طبقوں کی مالی عدم شمولیت کے خاتمے کا عہد سمیٹے ہوئے ہے۔ بلا دفتر بینکاری کے نیٹ ورک میں نئے فریقین کی آمد اور اس سہولت کو فراہم کرنے والے ایجنٹس کی تعداد میں اضافہ اس شعبے میں غیر معمولی نمو کی کلید ثابت ہوئے۔

2014ء کے مقابلے میں 2015ء میں کھاتوں میں 183.0 فیصد اضافہ ہوا، جس سے بلا دفتر بینکاری میں عوام کی دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے (**جدول 8.5**)۔ مزید برآں ٹیلی کام کمپنیوں کے متوازن ایئر ٹائم نیٹ ورک نے بھی ایجنٹوں کے نیٹ ورک کو تقویت دینے میں اہم کردار ادا کیا۔ بلا دفتر بینکاری کا بلند نفوذ اس شعبے کے حجم اور مالیت پر اثر انداز ہوا، جو کہ 2015ء میں بالترتیب 1872 ارب روپے اور 375 ملین روپے تک بڑھ گیا۔

جدول 8.5

برانچ لیس بینکاری کے اہم نکات

	2014ء	2015ء	نمو (فیصد)
ایجنٹوں کی تعداد	204,073.0	301,823.0	47.9
اکاؤنٹس کی تعداد (ہزار)	5,414.0	15,322.0	183.0
لین دین کی تعداد (ملین)	278.0	375.0	34.9
یومیہ لین دین کی اوسط تعداد (ہزار)	772.0	1,041.0	34.8
امانتیں (ملین روپے)	6,668.0	8,827.0	32.4
لین دین کی مالیت (ارب روپے)	1,353.0	1,872.0	38.4
لین دین کا اوسط حجم (روپے)	4,867.0	4,992.0	2.6

ماخذ: شعبہ زرعی ماکاری، اسٹیٹ بینک

خطرات، مشکلات اور پیش رفت۔۔۔۔

الیف ایم آئی سے کئی خطرات منسلک ہیں، جن میں نظمی خطرہ، خطرۂ قرض، خطرۂ سیالیت، قانونی اور انتظامی خطرے (باکس 8.1: دیکھیں) جیسے بڑے خطرات شامل ہیں، جو کہ بالخصوص نگراں جائزے کے پس منظر میں اہمیت کے حامل ہیں۔ ان خطرات سے نمٹنے میں ناکامی مالی دھچکوں کی وجوہ بن سکتی ہیں، جیسے سیالیت کا اپنی جگہ سے ہٹنا اور قرض کے منفی اثرات۔ نظامِ ادائیگی کی ناکامی کا زری پالیسی کے نفاذ اور عمومی طور پر عوام کے مالی نظام پر اعتماد پر منفی اثر پڑتا ہے۔

اسٹیٹ بینک نے پر زم نظام استعمال کر کے بڑی مالیت کی ادائیگیوں میں بڑی حد تک خطرۂ تصفیہ کو ختم کیا، اور اس کی کامیابی سے عیاں ہے کہ محض اداروں ہی نے اسے استعمال نہیں کیا بلکہ بڑی مالیت کے لین دین کرنے والے صارفین بھی اس سے مستفید ہوئے۔

دنیا بھر میں ای بینکنگ کے بڑھتے ہوئے نفوذ کے باعث سائبر حملوں کے امکانات میں بھی اضافہ ہوا۔ 2015ء میں ڈیجیٹل استعمال کنندگان کی تعداد 3 ارب تھی اور 2015ء تا 2019ء تک اس نیٹ ورک سے مستفید ہونے والے صارفین کی تعداد دگنی ہونے کا امکان ہے[193]۔ اسی طرح استحصال اور انتشار کے راستوں کو بھی تقویت ملے گی۔ یہ واضح ہے کہ خطرات اپنے عروج پر ہیں، اور صنعت اور ضابطہ کاروں دونوں کے لیے خدشات بڑھ رہے ہیں۔ بنگلہ دیش کے بینکوں کو سائبر جرائم کا نشانہ بنانے کے حالیہ واقعات عالمی مالی اداروں اور ضابطہ کاروں کی جانب سے سائبر خطرات سے نبرد آزما ہونے کوششوں کو بڑھانے کا سبب بنے۔ اسٹیٹ بینک مختلف مالی اداروں پر ہونے والے حالیہ سائبر حملوں سے آگاہ ہے اور اس نے بین الممالک ادائیگیوں کے لیے اپنے انتظامی سیٹ اپ اور سسٹم سیکورٹی انفرااسٹرکچر پر نظر ثانی کی ہے۔ اسٹیٹ بینک کے نظاموں کو محفوظ بنانے کے لیے پہلے ہی معقول اقدامات کر لیے گئے ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے انٹرنیٹ بینکاری کے تحفظ کے لیے ضابطوں[194] کا اجرا کیا، جس میں مالی اداروں کے لیے کم سے کم نشانیے طے کیے گئے ہیں، ان کے تحت خطرات کے جائزے اور اندرونی کنٹرولز اور حفاظتی اقدامات پر عملدرآمد کی شرائط رکھی گئیں ہیں۔ مزید یہ کہ اسٹیٹ بینک دیگر پہلوؤں پر بھی کام کر رہا ہے، جن میں کارڈ کے تحفظ وغیرہ کے بارے میں ضوابط تشکیل دیے جا رہے ہیں۔

الیف ایم آئی کو بنیادی خطرات کے ساتھ ساتھ انفرااسٹرکچر اور بازار کے نظم سے متعلق بھی کئی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان تمام خطرات کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے ادائیگی کے نظاموں اور متعلقہ انفرااسٹرکچر کے زمرے میں متعدد ملکی و بین الاقوامی سطح کے اقدامات کیے۔ اس ضمن میں شامل پیش رفت درج ذیل ہیں[195]۔

193 https://www.ecb.europa.eu/press/key/date/2016/html/sp160113_1.en.html

194 http://www.sbp.org.pk/psd/2015/C3-Annexure-A.pdf

195 نظامِ ادائیگی کا جائزہ 2014-15-پی ایس ڈی-ایس بی پی http://sbpweb/payment/pdf/FY/FiscalYear-2014-15.pdf

ریئل ٹائم گروس سیٹلمنٹ سسٹم (آرٹی جی ایس) پر عملدرآمد اور اسٹریٹ تھرو پروسیسنگ (ایس ٹی پی) پر عملدرآمد کے لیے مالی اداروں کی حوصلہ افزائی کرنا۔

- پرزم کی خردمالکاری بینکوں تک رسائی میں اضافہ کرنا
- اے ٹی ایم کے سوئچز کی ہمہ گیر استعداد
- بلادفتر بینکاری کے ضابطے
- پاکستان ریمی ٹینس انیشیٹو متعارف کرانے میں اشتراک
- انٹر سوئچ فیس کا خاتمہ کرکے سماجی بہبود کے حکومتی اقدام بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام (بی آئی ایس پی) کو تقویت دی جائے۔
- بین الاقوامی اکاؤنٹ نمبر (آئی بی اے این) کے معیار کو اپنانا
- چیک کی خاکہ بندی وحفاظتی اقدامات متعارف کرانا
- پے آڈر اور ڈیمانڈ ڈرافٹ کو معیاری بنانے کے لیے رہنما خطوط متعارف کرانا
- ادائیگی کے لیے ملکی سطح پر متعارف کرائی جانے والی پے پاک ادائیگی اسکیم

نظامِ ادائیگی کے فریقین کے درمیان مسابقت کا موزوں ماحول پیدا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے 2014 میں نظامِ ادائیگی آپریٹرز (پی ایس اوز) اور پیمنٹ سسٹم پرووائڈرز (پی ایس پیز) کے لیے ضابطے جاری کیے۔ ان ضابطوں کا ایک مقصد یہ تھا کہ بینکوں کے علاوہ دیگر اداروں کی بھی صنعتِ ادائیگی میں شامل ہوکر نئی مصنوعات اور خدمات کی فراہمی کے حوالے سے حوصلہ افزائی کی جائے۔ ان ضابطوں کے ذریعے موجودہ اور نئے نظام ادائیگی آپریٹرز یا ادارے رسمی ضوابطی دائرے کا حصہ بن جائیں گے۔

نظام ادائیگی کی نگرانی...

نظامِ ادائیگی کی نگرانی مرکزی بینک کا اہم کام ہے، جو کہ ضوابطی فریم ورک مرتب کرکے، موجودہ نظاموں کی مؤثر نگرانی کرکے، ملک کے بہترین قوانین یا ضابطوں پر عملدرآمد اور عالمی سطح پر اختیار کیے جانیوالے بہترین عمل کو یقینی بنا کر اور موثر بہ لاگت برقی بینکاری ٹیکنالوجی اور محفوظ طریقے سے ملک سے باہر رابطوں کے قیام کے ذریعے سرانجام دیا جاتا ہے۔

مالی استحکام کی بابت بڑھتی ہوئی تشویش کے پیش نظر ادائیگیوں کی نگرانی اور مالی تصفیے کے نظام میں مرکزی بینک کا کردار انتہائی توجہ حاصل کرکے اس کا ایک کلیدی پالیسی ہدف بن چکا ہے۔ نظامِ ادائیگی اور تصفیے میں نجی شعبے کے بالواسطہ اور سرگرم کردار کے تناظر میں نگرانی کی وسعت کئی چند ہوچکی ہے۔

مزید برآں نگرانی کے دیگر عوامل میں ادائیگیوں کی منتقلی اور تصفیے کی مالیت میں بڑے پیمانے پر نمایاں اضافہ، کلیدی نظاموں کی کم تعداد کے ذریعے ادائیگیوں اور تصفیے کی سرگرمیوں کی مرکزیت اور کئی نظاموں کی ٹیکنالوجی کے اعتبار سے سخت مربوطی شامل ہیں۔ نظامِ ادائیگی کو موثر اور محفوظ بنانے کے ساتھ نظامِ ادائیگی کی نگرانی زر کو مبادلے کا ذریعہ ہونے کے حوالے سے عوامی اعتماد کو برقرار رکھنے اور بِلارکاوٹ اور موثر طریقے سے زریِ پالیسی انجام دینے میں مددگار ہوتی ہے۔

نظامِ ادائیگی کی نگرانی کی اہمیت سے بخوبی واقف سی پی ایم آئی نے مالی بازار کے انفرااسٹرکچر کے اصول متعارف کرائے (پی ایف یم آئی) (باکس 8.1 دیکھیں)۔ یہ معیارات مالی بحرانوں کی بابت ایف ایم آئی پر زیادہ لچکدار ہونے کے لیے زور دیتے ہیں، خصوصاً فریق کی نادہندگیوں کے ضمن میں تاکہ نظمی خطرے کے امکان کو کم کیا جاسکے۔ اہم امر یہ ہے کہ پی ایف ایم آئی مالی انتظام کاری کے اقدام کے لیے مرکزی بینکوں، مارکیٹ کے ضابطہ کاروں ودیگر متعلقہ اتھارٹیز کی بھی ذمہ داریاں وضع کرتا ہے، جو کہ ایف ایم آئی کی ضابطہ کاری، سربراہی اور نگرانی کے متعلق ہوتی ہیں۔ یہ ذمہ داریاں متعلقہ اتھارٹی کی بابت درج ذیل امور واضح کرتی ہیں؛

متعلقہ اتھارٹی کے پاس ضابطے مرتب کرنے، ان کی نگرانی و جانچ کرنے کے لیے مناسب اختیارات اور وسائل ہونے چاہییے۔

- انہیں واضح طور پر نگرانی پالیسی کی تعریف بیان کرنی چاہیے اور اسے سامنے لانا چاہیے۔
- سی پی ایم آئی- آئی او ایس سی او کے اصولوں کا اطلاق کرنا چاہیے۔
- جیسے مناسب ہو، ایف ایم آئی کے تحفظ اور اسے موثر بنانے کے لیے ملکی و بین الاقوامی سطح پر ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہیے۔

پاکستان میں اسٹیٹ بینک مروجہ قانونی اور ضوابطی طریقہ کار کے تحت ادائیگیوں کے نظاموں کی ضابطہ کاری و نگرانی کرتا ہے۔ 2007 میں نظام ادائیگی اور برقی انتقالِ زر ایکٹ منظور ہوا، جس کے تحت بینک دولت پاکستان کو یہ اختیار حاصل ہوا کہ وہ نظام ادائیگی کے تحفظ، سالمیت، مستعدی یا اس کے قابلِ بھروسہ ہونے کو یقینی بنائے۔ مذکورہ قانون نظام ادائیگی سے متعلق تمام زمرہ جات کا احاطہ کرتا ہے، جن میں آر ٹی جی ایس، آلات ادائیگی، کلیئرنگ، برقی انتقالِ زر، برقی بینکاری / اے ٹی ایمز، جرمانے اور سزائیں و دیگر شامل ہیں۔

مستقبل کی راہ

ابھرتی ہوئی دشواریوں و خطرات کے تناظر میں ایف ایم آئی کے تمام فریقین کے تحفظ کے لیے کوششیں کی جارہی ہیں۔ مستعدی اور نظامِ ادائیگی کی خودکاریت جیسے پہلوؤں پر اسٹیٹ بینک نے بینکاری کی صنعت کی رہنمائی کی ہے۔ اسی طرح اسٹیٹ بینک میں برقی انتقالِ زر کی ضابطہ کاری بھی زیرِ غور ہے، جو کہ ملک میں مستحکم اور بِلا رکاوٹ نظامِ ادائیگی کے قیام میں مددگار ہوگا۔

پرزم شراکت داروں کے لیے بنیادی بینکاری اور پرزم نظامات کی مربوطی میسر نہیں، اس لیے ادائیگی کی ہدایات کا اندراج ہاتھ سے کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جو کہ غیر موثر ہے اور اس میں غلطی کا امکان ہے۔ ادائیگی کے عمل کو موثر بنانے اور اس میں غلطیوں کو کم کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے پرزم کے شراکت داروں کو اسٹریٹ تھرو پروسیسنگ (ایس ٹی پی) پر عملدرآمد کی ہدایت کی ہے۔ یہ عمل اسے بنیادی بینکاری نظام کے ساتھ مربوط کرکے پرزم نظام کے ذریعے ادائیگیوں کو خودکار بنانے کے عمل کو یقینی بناتا ہے۔

تفویض اور نظام ادائیگی کا نظام اہم حصہ ہے اور اس حقیقت کے ادراک کے پیشِ نظر اسٹیٹ بینک نظامِ ادائیگی کی نگرانی کے فریم ورک پر کام کررہا ہے، جو کہ اس ضمن میں عالمی سطح پر اختیار کیے جانے والے عمل بشمول سی پی ایم آئی اور آئی او ایس سی او جانچ و نگرانی کے اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے۔

برقی بینکاری کے افق پر سائبر جرائم کے منڈلاتے ہوئے خطرے میں اضافہ ہوتا جارہا ہے، اس ضمن میں تمام فریقینِ بازار اور ضابطہ کاروں کی توجہ درکار ہے۔ سائبر جرائم سے متعلق خطرات سے بچنے کے لیے سائبر مدافعتی طریقہ کار وضع کرنے اور اس پر عملدرآمد کی ضرورت ہے۔ سرگرم طرزِ عمل اپناتے ہوئے بہتر قانون سازی، مارکیٹ آگہی اور پروگرام مرتب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سائبر جرائم سے متعلق خطرات سے نبرد آزما ہوا جاسکے۔

"برقی جرائم کی روک تھام ایکٹ 2015" کے عنوان سے اس پر عملدرآمد کا ایک حصہ قومی اسمبلی کی جانب سے قانون سازی اور قانون کی منظوری کی صورت اختیار کرچکا ہے۔ اس قانون کے نفاذ سے صنعت کے فریقینِ بازار کو سائبر جرائم کے خلاف ایک قانونی سائبان مل جائے گا۔

عالمی سطح پر سائبر جرائم کے خطرات کو تسلیم کیے جانے کی بابت یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی بازار انفرااسٹرکچرز کو سائبر جرائم کی بابت مدافعت کے حوالے سے رہنمائی کے لیے بین الاقوامی کمیٹی برائے ادائیگی اور مارکیٹ انفرااسٹرکچرز (سی پی ایم آئی) اور " بورڈ آف دی انٹرنیشنل آرگنائزیشن آف سیکوریٹیز کمیشنز" (آئی او ایس سی او) اپنی کاوشوں کو یکجا کیا[196]۔

[196] سی پی ایم آئی- آئی او ایس سی او کا مشاورتی مقالہ "مالی بازار کے انفرااسٹرکچرز کیلئے سائبر جرائم سے بچنے کیلئے رہنمائی"، نومبر 2015۔

باکس 8.1

ایف ایم آئیز کے لیے سی پی ایم آئی اینڈ آئی او ایس سی او کے جانچ و نگرانی کے اصول[197]

بین الاقوامی کمیٹی برائے ادائیگی اور مارکیٹ انفرااسٹرکچرز اور آئی او ایس سی او کی تکنیکی کمیٹی نے مشترکہ طور پر مالی بازار انفرااسٹرکچرز (ایف ایم آئیز) کے لیے 24 اصول شائع کیے۔ ایف آیم آئیز نظمی طور پر اہم نظامِ ادائیگی، تمسکات کے تصفیے کا نظام، سینٹرل سیکورٹی ڈپازٹریز، سینٹرل کاؤنٹر پارٹیز اور ٹریڈ رپازٹریز ہوتے ہیں۔ کچھ اصول تو تمام اقسام کے ایف ایم آئیز پر لاگو ہوتے ہیں جبکہ زیادہ تر ایف ایم آئیز کا اطلاق صرف مخصوص ایف ایم آئیز پر ہوتا ہے۔ یہ اصول جن کلیدی معاملات کا احاطہ کرتے ہیں ان میں مالی خطرہ، فریق کے عمومی ضابطے اور تنظیم شامل ہیں۔ ان اصولوں کا مختصر جائزہ درج ذیل ہے:

1. **قانونی بنیاد:** ایک ایف ایم آئی بہتر بنیاد، واضح اور شفاف ہونا چاہیے، اور اس کی قانونی بنیاد اس کی سرگرمیوں کے مواد کے ہر پہلو اور تمام حدود میں قابل نفوذ ہونی چاہیے۔
2. **نظم و نسق:** ایف ایم آئی میں واضح اور شفاف نظم و نسق کا بندوبست چاہیے، جس کا مقصد ایف ایم آئی کا تحفظ اور اسے مؤثر بنانا ہے۔
3. **خطرات کی ہمہ گیر انتظام کاری کا طریقہ کار:** ایف ایم آئی میں قانونی، قرضہ جاتی، سیالیت، آپریشنل و دیگر خطرات کے لیے جامع و مستحکم انتظام کاری کا طریقہ کار ہونا چاہیے۔
4. **خطرۂ قرض:** ایف ایم آئی کو فریقین کے لیے پیمائش، نگرانی اور اس کے قرض کے اکتشاف کی انتظام کاری کرنی چاہیے ساتھ ہی اس عمل کا دائرہ ادائیگی، کلئیرنگ اور تصفیے کے عمل میں شامل فریقین تک وسیع ہونا چاہیے۔
5. **رہن / ضمانت:** جس ایف ایم آئی کو اپنی اور اپنے فریقین کے اکتشافِ قرض کی انتظام کاری کے لیے ضمانت درکار ہو، اس سے کم قرضہ، سیالیت اور خطرۂ بازار قبول کرنا چاہیے۔
6. **مارجن:** مرکزی مخالف فریقین تمام مصنوعات پر اپنے فریقین کے اکتشافِ قرض کا احاطہ کریں، جو کہ ایک موثر مارجن نظام کے تحت ہو، یہ نظام باقاعدگی سے نظرثانی کا حامل ہونے کے ساتھ خطرے کی بنیاد پر ہو۔
7. **خطرہ سیالیت:** ایف ایم آئی کو موثر انداز میں سیالیت کے خطرے کی پیمائش، نگرانی اور اس کا انتظام کرنا چاہیے۔ ایف ایم آئی کو تمام متعلقہ کرنسیوں میں خاطر خواہ سیالی ذرائع برقرار رکھنے چاہیے۔
8. **تکمیلِ تصفیہ:** ایف ایم آئی واضح اور حتمی تصفیہ فراہم کرے، جو کہ قدر پیمائی کی تاریخ تک کم از کم ہو۔ جہاں ضروری یا ترجیحی نوعیت کا معاملہ ہو، وہاں ایف ایم آئی کو حتمی ایک یوم کے اندر یا حقیقی وقت میں کرنا چاہیے۔
9. **تصفیۂ زر:** جہاں یہ امر عملی ہو زری دستیابی ہو، وہاں ایف ایم آئی کو تصفیۂ زر مرکزی بینک کے زر میں کرنا چاہیے۔ اگر مرکزی بینک کا زر استعمال نہ ہو تو ایف ایم آئی کو کمرشل بینک کے زر کے استعمال سے لاحق خطرۂ قرض اور سیالیت کو کم اور سختی سے قابو میں لانا چاہیے۔
10. **طبعی سُپردگی:** ایف ایم آئی کو طبعی سُپردگی کے حوالے سے اپنی ذمہ داری واضح کرنی چاہیے اور متعلقہ خطرات کی نشاندہی، نگرانی اور ان کی انتظام کاری کرنی چاہیے۔
11. **سینٹرل سیکورٹیز ڈپازٹریز (سی ایس ڈیز):** سی ایس ڈیز میں تمسکات کی سالمیت کے معاملات یقینی بنانے کے لیے معقول قواعد و ضوابط ہونے چاہیے۔
12. **مبادلہَ قدر کے نظام:** بسا اوقات ایف ایم آئی ایسے لین دین کا تصفیہ کرتی ہے جس میں دو منسلک ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ ایک ذمہ داری کا تصفیہ صرف اسی صورت میں ہونا چاہیے جبکہ منسلکہ قرضے کا تصفیہ ہو۔ زر مبادلہ کے تصفیے میں یہ "سُپردگی بمقابلہ سُپردگی" کہلاتا ہے اور تصفیۂ تمسکات میں یہ "سُپردگی بمقابلہ ادائیگی" کہلاتا ہے۔
13. **فریقین کے دیوالیے کے قواعد وضوابط:** ایف ایم آئی میں کسی فریق کے نادہندہ ہونے کے معاملے کو سنبھالنے کے لیے صراحت کے ساتھ وضع کردہ قواعد و ضوابط ہونے چاہیے۔
14. **افتراق اور انتقال پذیری:** یہ اصول سی سی پی ارکان کے صارفین کے تحفظ سے متعلق ہے۔ کسی رکن کے نادہندہ ہونے کی صورت میں رکن کے صارفین کو اپنی پوزیشن تبدیل کرنے اور متعلقہ رہن کو کسی دوسرے ادارے کے اکاؤنٹ میں منتقل کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔
15. **عمومی کاروباری خطرات:** ایف ایم آئی کو عمومی کاروباری خطرات کی نشاندہی، نگرانی اور ان سے نمٹنا چاہیے۔
16. **تحویل اور سرمایہ کاری کے خطرات:** ایف ایم آئی کو اپنے اور اپنے فریقین کے اثاثوں کا تحفظ کرنا چاہیے اور ان کے نقصان کے خطرے اور ان تک رسائی میں تاخیر کو کم کرنا چاہیے۔
17. **عملیاتی خطرات:** ایف ایم آئی کو عملیاتی خطرات کے ذرائع کی نشاندہی کرنی چاہیے اور معقول نظاموں، پالیسیوں اور ضابطہ کاروں اور کنٹرولز کے ذریعے ان کے اثرات کم کرنا چاہیے۔
18. **رسائی اور فریق بننے کی شرائط:** ایف ایم آئی میں فریق سازی کے لیے بامقصد، پُرخطر بنیاد پر وضع اور اعلانیہ معیار ہونا چاہیے، جس میں شفاف بنیادوں پر عام رسائی کی اجازت ہو۔
19. **درجہ بہ درجہ شراکت داری کے بندوبست:** ایف ایم آئی کو درجہ بہ درجہ شراکت داری کے بندوبست سے ایف ایم آئی کے لیے جنم لینے والے خطرات کی نشاندہی، نگرانی اور دیگر خطرات سے نبرد آزما ہونا چاہیے۔

---

197 کمیٹی برائے ادائیگی نظامِ چکتائی، (2012)۔ "مالی بازار کے انفرااسٹرکچر کیلئے اصول"، بینک برائے بین الاقوامی تصفیہ۔

20. **ایف ایم آئی کی کڑیاں:** جو ایف ایم آئی کسی ایک یا اس سے زائد ایف ایم آئیز کو منسلک کرتی ہے، اس ضمن میں اسے خطرات کی نشاندہی، نگرانی اور ان سے نمٹنا چاہیے۔

21. **کارکردگی و اثر انگیزی:** اپنے فریقین اور بازار کی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایف ایم آئی میں استعداد کے ساتھ اثر انداز ہونے کی بھی صلاحیت ہونی چاہیے۔

22. **ابلاغی معیارات وضابطہ کار:** ایف ایم آئی کو ابلاغ کے لیے بین الاقوامی سطح پر تسلیم کیے جانے والے متعلقہ ابلاغی ضابطہ کار و معیارات استعمال کرنے چاہیے یا کم از کم ان کی گنجائش نکالنی چاہیے۔

23. **قواعد، کلیدی ضابطوں اور مارکیٹ اعدادوشمار کا اعلان:** ایف ایم آئی کو خطرات اور متعلقہ لاگت کی بابت فریقین کو درست ادراک کے لیے خاطر خواہ معلومات فراہم کرنی چاہیے اور اس ضمن میں واضح اور جامع قواعد و ضوابط ہونے چاہیے۔

24. **ٹریڈ ریپوزیٹریز کی جانب سے مارکیٹ کے اعدادوشمار کا اعلان:** ٹریڈ ریپازٹری کو متعلقہ اتھارٹیز اور عوام کو درکار متعلقہ اور درست اعدادوشمار بروقت فراہم کرنے چاہیے۔